ان کے ہاتھوں کب سے تیرا قتل مسلسل جاری ہے
ہوش میں اب تو آجا ظالم، سکتہ تجھ پر طاری ہے
حیوانوں کی نقل ہی کرلے گر تو عقل سے عاری ہے
سچائی سے موند نہ آنکھیں مدہوشی سے جاگ

دنیا تجھ کو لوٹ رہی ہے جاگ مسلماں جاگ
نیّا تیری ڈوب رہی ہے جاگ مسلماں جاگ

تیری معیشت تیری سیاست سب غیروں کے قبضے میں
تیری نظامت تیری قیادت سب ہیں اُن کے نرغے میں
جان چھڑا لے اُن سے اپنی، مت پڑ اُن کے جھگڑے میں
ان کا کھلونا بن کے مت جی ، جاگ جگالے بھاگ

دنیا تجھ کو لوٹ رہی ہے جاگ مسلماں جاگ
شوکتؔ تجھ کو ہوش دلائے جاگ مسلماں جاگ

ظالم اور کمینہ صفت حاکم

اپنے سوا ہر ایک کو بے ایمان سمجھنے اور شک کی نگاہ سے دیکھنے والے کو کبھی کبھار اپنے گریبان میں بھی جھانک لینا چاہیئے کہ بات بات پر دوسرے کو ذہنی اذیت دینا کتنا بُرا ہے۔ اگر اسی اذیت سے اسے دوچار کر دیا جائے تو کیا اس کی تاب لانا اس کے بس میں ہوگا؟ اچھے سلوک اور رحم وکرم سے محروم حاکم کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی محرومیوں کا بدلہ اپنے ماتحتوں سے لیتا رہے۔

(قسط دوم)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

سیدنا مروان بن الحکم رضی اللہ عنہ

ایک مظلوم ترین شخصیت!

حاکم کی اس روایت کو اگر درست مان لیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو امیہ سے بغض تھا اور آپ بنو امیہ کے خاندان کو پسند نہیں فرماتے تھے تو پھر آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن افعال کی کیا تاویل کریں گے جو آپ نے اپنے حُسن سلوک کی وجہ سے بنو امیہ سے کیے ——؟ آپ نے اپنی چار میں سے تین صاحبزادیاں سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم سلام اللہ علیھن بنو امیہ کے حضرات کی زوجیت میں کیوں دیں ——؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم کی صاحبزادیاں بنوامیہ کے خاندان میں کیوں بیاہی گئیں ——؟ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام حبیبہ سلام اللہ علیہا جو بنو امیہ کے رئیس سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں، کو اپنی زوجیت میں کیوں لائے؟ سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ ام محمد یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں کیوں دی گئیں؟ اور انکی دوسری صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح سیدنا ابان بن عثمان رحمہ اللہ بن عفان کے ساتھ کیوں کیا گیا؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی رملہ بنت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح معاویہ بن مروان بن الحکم سے کیوں ہوا ——؟

یہ تو چند ایک نکاحوں کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اگر آپ تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ بنو ہاشم اور بنو امیہ میں آپس میں اس قدر رشتہ داریاں تھیں جن کا شمار بہت زیادہ ہے اسکی تفصیل کا یہاں موقع نہیں اس کے لئے ملاحظہ ہو میری کتاب "بنو ہاشم اور بنو امیہ کی رشتہ داریاں"۔ اسی وجہ سے ایک مرتبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

لم یمنعنا قدیم عزنا ولا عادی طولنا علی قومک آن خلطناکم بانفسنا فنکحنا و انکحنا فعل الاکفاء ——

(اے معاویہ رضی اللہ عنہ) آپ کی قوم پر ہمارے قدیم غلبہ نے ہم کو اس بات سے نہیں روکا کہ ہم آپ لوگوں کو اپنے قبیلہ میں شامل کریں۔ لہٰذا ہم نے تم سے نکاح کیے اور تمہارے ساتھ اپنے قبیلہ کے لوگوں کے نکاح کر دیئے،

جیسا کہ ہم کفو لوگ آپس میں رشتے لیتے دیتے ہیں۔ (نہج البلاغۃ جلد ۲ صہ۳۱)

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ مروان رضؓ اور اُن کے والد الحکم رضؓ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ثابت نہیں ہوتی اور جو روایات مختلف کتابوں میں اس بارہ میں ہیں وہ بالکل وضعی اور مجہول، کذاب اور شیعہ راویوں کے خبثِ باطن کا نتیجہ ہیں۔ سیدنا مروان رضؓ صغار صحابہ میں سے ہیں اور صحابہ کے اس زمرہ میں شامل ہیں ——— جن میں ——— سیدنا عبداللہ بن زبیر رضؓ، سیدنا حسن رضؓ، سیدنا حسین رضؓ، سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار رضؓ، سیدنا مسور بن مخرمہ رضؓ اور سیدنا عبداللہ بن عامر رضؓ شامل ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحؒ نے لکھا ہے:

وھو صحابی عند طائفۃ کثیرۃ لانہ ولد فی حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اکثر لوگوں کے نزدیک وہ صحابی ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں پیدا ہوئے۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صہ۲۵۷)

علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحؒ نے انکو صحابہ کی اُس قسم میں ثابت کیا ہے جنہیں سماع کا شرف تو حاصل نہیں البتہ رویت کا شرف حاصل ہے۔ (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری صہ۴۴۳)

علامہ ابنِ تیمیہ رحؒ نے لکھا ہے:

فقد یکون ربوہ حج مع الناس فرأہ فی حجۃ الوداع ولعلہ قدم الی المدینۃ فلا یمکن الجزم بنفی رؤیتہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

آپ کے والد نے لوگوں کے ساتھ حج کیا تھا اس وجہ سے آپ (مروان رضؓ) نے حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوگا اور شاید وہ مدینہ طیبہ بھی گئے ہوں پس یقین کے ساتھ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیت کی نفی نہیں کی جاسکتی۔ (منہاج السنۃ جلد ۳ صہ۱۹۹)

سیدنا ابوبکر رضؓ اور سیدنا عمر رضؓ کے زمانہ میں کوئی قابلِ ذکر واقعہ انکی طرف منسوب نہیں ہے۔ سیدنا عثمان بن عفان رضؓ نے انکی علمی اور فکری قابلیتوں کی وجہ سے اپنے دورِ خلافت میں انہیں اپنا کاتب مقرر فرمایا۔ یہ سیدنا عثمان رضؓ کے داماد بھی تھے اور آپ کی صاحبزادی ام ابان بنت عثمان رضؓ آپ کے نکاح میں تھیں[۱]۔ حکم آپ کے چچا تھے اس لحاظ سے سیدنا مروان رضؓ آپ کے چچا زاد بھائی بھی تھے۔ ہمارے ارباب تواریخ بتاتے ہیں کہ انہوں نے اپنی سیکرٹری شپ کے زمانہ میں سیدنا عثمان رضؓ کے خلاف فتنہ برپا کیا تھا، حالانکہ یہ بات از سرتا پا غلط ہے سیدنا عثمان رضؓ اکثر خود

---

[۱] نسبِ قریش صہ۱۱۲، تحت اولاد عثمان رضؓ

فیصلے فرماتے تھے۔ اور خود ہی پالیسی متعین کرتے تھے صرف سیدنا مروان رضؓ کرا۔ ر دیتے تھے۔ سیدنا مروانؓ پالیسی بنانے والے نہیں تھے۔

سیدنا عثمان رضؓ کے زمانہ میں آپ پر فتنہ برپا کرنے کا سب سے بڑا الزام یہ دیا جاتا ہے کہ انہوں نے والی مصر کے نام خط میں لکھا تھا کہ جب حامل خط آپ کے پاس پہنچے تو اُس کو قتل کر دیں۔ اول تو یہ خط ہی بالکل غلط ہے کیونکہ گورنر مصر اُسوقت مصر میں موجود ہی نہیں تھے بلکہ وہ مدینہ طیبہ آ رہے تھے لہٰذا اُن کو آپ یہ خط کیسے لکھ سکتے تھے اور اگر اس خط کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اسکی عبارت وہ نہیں جو ظاہر کی جاتی ہے بلکہ آپ نے یہ لکھا تھا کہ جب حامل مکتوب ہذا آپ کے پاس پہنچے تو اُس کو قبول کیجئے۔ اِس "قبول کیجئے" کے مفہوم کو انہوں نے "فاقبلوا" کے لفظ سے تعبیر کیا تھا لیکن فتنہ پرداز سبائیوں نے اس کو "فاقتلوا" یعنی "قتل کر دیجئے" بنا دیا۔ اور جان بُوجھ کر اس خط کو فتنہ کا نقطۂ آغاز بنا دیا۔ (تدریب الراوی ص ۱۵۱)

یہ اس صُورت میں ہے جب یہ تسلیم کر لیا جائے کہ سیدنا عثمان رضؓ نے کوئی خط لکھوایا تھا، لیکن تاریخ کے اوراق اور واقعات کے نشیب و فراز اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضؓ نے اس بارہ میں کوئی خط ہی نہیں لکھوایا تھا بلکہ فتنہ پرداز سبائیوں نے اپنے پاس ہی سے خط بنا لیا تھا۔ چنانچہ تاریخ کے اوراق میں صاف لکھا ہے کہ جب تیسری مرتبہ سبائی یورش کر کے مدینہ طیبہ آئے تو چند صحابہ کرام رضؓ جن میں سیدنا علی رضؓ بھی شامل تھے مفسدین کے پاس گئے اور اُن کے اس طرح اچانک آنے کا سبب پُوچھا۔ طبری نے لکھا ہے کہ سیدنا علی رضؓ نے مفسدین سے پوچھا:

تمہارے واپس جانے کے بعد پھر واپس آنے اور تمہارا اپنی رائے سے رجوع کرنے کی کیا وجہ ہے؟

(طبری جلد ۳ ص ۳۹۱)

اُنہوں نے جواب دیا:

ہم نے ایک قاصد سے ایک خط پکڑا ہے جس میں ہمارے قتل کا حکم ہے۔

سیدنا علی رضؓ نے ان سے سوال کیا۔

"اے اہل کوفہ اور اے اہل بصرہ! اہل مصر کو جو واقعہ پیش آیا (کہ اُنہوں نے ایک قاصد کو پکڑ کر اس سے ایک خط حاصل کیا) اس واقعہ کا تمہیں کیسے علم ہو گیا کہ تم کئی منزلیں طے کر چکے تھے پھر تم اکٹھے ہو کر یہاں آ گئے۔ بخدا! یہ تو مدینہ ہی میں کی گئی ایک سازش ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا